کتاب ہٰذا کو مطالعہ کے خاطر حسب ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

****

۱) صفحات نمبر (۶ تا ۱۱) مستند و معتبر فقہی کتب کے حوالہ جات اور نقل کردہ متن۔

۲) صفحات نمبر (۱۱ تا ۱۶) دور نبوی ﷺ میں نافذ اوزان کی جو کے دانہ کے وزن کی بنیاد پر وقتاً فوقتاً شرعی تحقیق۔

۳) صفحات نمبر (۱۶ تا ۲۱) قدیم اوزان کی انکے معادل عصری میٹری نظام (گرامس) میں تبدیلی۔ جدول چارٹ اور عملی مثالوں کے ساتھ۔

۴) صفحات نمبر (۲۲ تا ۳۰) ضروری احکام و مسائل زکوٰۃ مع زکوٰۃ بر جانوراں اور زراعت۔

۵) صفحات نمبر (۳۰) صدقہ فطر کے ضروری فقہی مسائل۔

هو المعز

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

تحفۃ الصوفیہ

جلد ۱

یعنی

صحیح نصاب زکوٰۃ اور صدقہ فطر کی حقیقی مقدار

سے متعلق

مستند کتب اور معتبر استدلال سے نفیس تحقیق

اور ضروری فقہی مسائل

مولفہ

سید الصوفیہ مفتی و محدثِ دکن الحاج حضرت سید شاہ احمد علی صوفی قادری قدس سرہٗ

تلخیص و ضمیمہ

علامۃ الحاج حضرت قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدظلہٗ

شائع کردہ

"سید الصوفیہ اکیڈیمی" واقع تصوف منزل نزد ہائیکورٹ

حیدرآباد۔ آندھراپردیش۔ الھند

سلسلہ اشاعت دار التصنیف صوفیہ (۱۴)

نام کتاب : تحفۃ الصوفیہ

فن : فقہ

مؤلف : حضرت مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادری قدس سرہ

تلخیص : حضرت قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری
(صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ)

کمپیوٹر کتابت : مصطفیٰ سعید
ایس ایس ایس کمپیوٹر گرافکس
رکاب گنج۔ حیدرآباد فون :4572192

طباعت : اویس گرافکس۔ حیدرآباد

اشاعت : سید الصوفیہ اکیڈیمی۔ تصوف منزل۔ قریب ہائیکورٹ
حیدرآباد۔ ۲ فون نمبر :4562636

بار پنجم : ۱۴۲۰ ہجری مطابق ۱۹۹۹ء

تعداد : ایک ہزار

ہدیہ : دس روپے (-/Rs.10)

ملنے کے پتے

۱۔ 21-1-247 تصوف منزل نزد ہائیکوٹ حیدرآباد۔ ۲ فون نمبر: 4562636

۲۔ ہلال پن اسٹور۔ گلزار حوض، حیدرآباد فون نمبر :4566277

۳۔ ایشین ٹی کمپنی۔ روبرو سکندرآباد ریلوے اسٹیشن فون نمبر :7703409

۴۔ حسامی بک ڈپو۔ چار کمان۔ حیدرآباد

۵۔ اسٹوڈنٹ بک ہاؤس۔ چار مینار۔ حیدرآباد

فہرست

عنوان	صفحہ

پانچواں ایڈیشن

نماز کے بعد زکوٰۃ اسلام کا دوسرا بنیادی رکن ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں نماز اور زکوٰۃ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کوئی (۲۶) جگہ آیا ہے اور مزید (۶) آیات میں صرف زکوٰۃ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ شریعت میں زکوٰۃ کی اہمیت کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ زکوٰۃ کا منکر کافر ہے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا فاسق و مستحق عذاب ہے' اس کی ادائی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور ادائی سے روکنے والا قتل کا مستحق ہے۔ اس فرض کی ادائی کے لئے اسکے صحیح نصاب سے واقفیت ضروری ہے لیکن دور نبوی ﷺ میں نافذ اوزان یعنی مثقال' درہم و دینار' قیراط اور صاع وغیرہ آج کل مروج نہیں اس لئے میرے جد امجد حضرت مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادری علیہ الرحمہ نے قریب پون صدی قبل صادر کردہ اپنے فتوی میں حدیث و فقہ کی مستند و معتبر کتب کے حوالوں سے بڑی نفیس تحقیق کے ذریعہ تولوں اور ماشوں میں نصاب و زکوٰۃ اور فطرہ کے اوزان کا تعین فرمادیا جو بعد میں جاری کردہ فتوی جامعہ نظامیہ حیدرآباد سے پورا پورا ہم آہنگ پایا گیا۔ والدی و مرشدی حضرت قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری نے عصری تقاضوں کے مطابق ان اوزان کو آجکل نافذ فرانسی نظام کے موافق گرامس میں تبدیل کر کے اسکو مزید عام فہم اور آسان بنادیا۔ اور آخر میں زکوٰۃ کے ضروری فقہی مسائل کا اضافہ بھی کردیا۔ کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ یہ پانچواں ایڈیشن ہے اور ہر بار لوگ ہاتھوں ہاتھ اسکو حاصل کرتے گئے۔ الحمد للہ اسکا انگریزی ایڈیشن بھی اشاعت کے آخری مراحل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دینی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

مورخہ ۷ جمادی الاولی ۱۴۲۰ ہجری
م ۲۰ اگست ۱۹۹۹ء جمعہ
تصوف منزل قریب ہائی کورٹ۔ حیدرآباد۔

معتمد سید الصوفیہ اکیڈیمی
حافظ سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی حیدر قادری
مولوی فاضل جامعہ نظامیہ
یم۔اے (گولڈ مڈلسٹ) ریسرچ اسکالر جامعہ عثمانیہ

مراجع

کتاب ہذا میں حسب ذیل مستند و معتبر فقہی کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں ۔ خزانۃ الفقہ ۔ قدوری ۔ فتاوی قاضی خاں ۔ ہدایہ ۔ کنز الدقائق ۔ فتاویٰ بزازیہ ۔ فتح القدیر ۔ تنویر الابصار ۔ درمختار ۔ فتاویٰ عالمگیریہ ۔ رمز الحقائق عینی ۔ شرح وقایہ ۔ ردمحتار ۔ مجمع الانہر ۔ شامی ۔ کنز الحسنات فی ایتاء الزکوۃ ۔ عمدۃ الرعایہ ۔ بسوط

زکوٰۃ دینے والوں کو بشارت

قرآن حکیم کی مختلف آیات میں زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے بڑی خوشخبریاں دی گئی ہیں۔ جو بحوالہ سورہ وآیت حسب ذیل ہیں۔

۱) مال ودولت میں اضافہ وبرکت ہونا۔ (بقرہ۔ ۲۷۶) ۲) بے خوف اور بے غم ہونا۔ (بقرہ ۲۷۷)

۳) رحمت الٰہی سے مالامال ہونا (اعراف۔ ۱۵۶) ۴) فردوس کا وارث ہونا (مومنون۔ ۴ تا ۱۰)

۵) ایمانی اوصاف سے متصف ہونا (توبہ۔ ۷۱) ۶) ہدایت یافتہ ہونا (نمل۔ ۳)

۷) فلاح دارین اور دنیا وعقبیٰ میں کامیابی وکامرانی حاصل ہونا۔ (لقمان۔ ۴، ۵)

۸) نصرت خداوندی حاصل ہونا۔ (حج۔ ۴۰)

حضور رسول اکرم ﷺ نے بھی زکوٰۃ کو ۱) اسلام کامل ۲) ایمان کی علامت ۳) مالوں کو قلعوں میں محفوظ کرنے کا ذریعہ ۴) مال سے شر کو دور کرنے کی ضمانت ۵) اسلام کی تکمیل قرار دیا ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو وعید

قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں مال پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ مثلاً

۱۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسکو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے) تو ان کے لئے دردناک عذاب کی خبر ہے۔ جبکہ اس سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائیگا پھر اس سے ان کی پیشانیوں، کروٹوں اور پیٹھوں کو داغا جائیگا یہ ہے تم نے جو اپنے لئے جمع کیا تھا آج اپنے جمع کئے ہوئے کا مزا چکھو۔ (توبہ۔ ۳۴، ۳۵)

۲۔ بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، عنقریب قیامت کے دن اس چیز کا طوق انھیں پہنایا جائیگا جس کے ساتھ انھوں نے بخل کیا اسی آیت شریفہ کے تحت حضور اکرم ﷺ نے اس طوق کی یہ صورت فرمائی ہے کہ

۳۔ "جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ ہو وہ مال گنجا سانپ بن جائیگا جسکی آنکھ پر دو سیاہ نقطے ہونگے اور قیامت کے دن وہ سانپ زکوٰۃ نہ دینے والے کی گردن میں بطور طوق ڈالا جائیگا پھر وہ سانپ اس شخص کے منہ کے دونوں کناروں یعنی باچھوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں"۔

تلخیص

فتویٰ مرتبہ دار الافتاء صوفیہ حیدر آباد دکن واقع تصوف منزل روبروئے ہائیکورٹ مہر دار الافتاء صوفیہ ۱۳۳۶ھ ۔ نشان فتویٰ (۱۱۶) ۔ نشان جلد (۱۶) بتاریخ ۲۹/ شعبان ۱۳۵۱ ہجری بروز چہار شنبہ صادر کردہ حضرت مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادری (رحمتہ اللہ علیہ) بانی و مہتمم دار الافتاء صوفیہ حیدر آباد۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کتاب "بہشتی زیور" میں (۵۲) تولہ چاندی پر زکوۃ بتائی گئی ہے اور انجمن حمایت الاسلام کے رسالہ دینیات اور احکام الزکوٰۃ وغیرہ رسالوں میں ہے کہ (۵۲) تولہ (۶) ماشہ چاندی سے اور (۷) تولہ (۶) ماشہ سونے سے زکوۃ دی جائے۔

اسی طرح صدقہ فطر کی مقدار میں قدیم سے آج تک یہی عمل رہا ہے کہ ہر ایک آدمی کی طرف سے ڈھائی سیر گیہوں فطرہ میں دیئے جاتے تھے مگر ڈیڑھ سیر گیہوں فطرہ کی مقدار بتاتے ہیں۔ ایسی اختلافی صورت میں عوام الناس کو سخت غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اس لئے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(1) کس قدر سونے اور کس قدر چاندی سے کس کس قدر زکوٰۃ دی جائے؟

(2) ہر ایک آدمی کی جانب سے صدقہ فطر کس مقدار کا دیا جائے؟ فقط

بینوا بالکتاب و توجروا عنداللہ یوم الحساب ۔ تحریر فی التاریخ ۵/ شعبان ۱۳۵۱ ہجری

المستفتی

حاجی حافظ محمد راحت علی

جواب

چاندی اور سونے کے نصاب و زکوٰۃ کی مقدار اور صدقہ فطر کی مقدار سے متعلق تحقیق، مختلف معتبر، متون، معتمد اور مستند فقہی کتب و شروح کے حوالوں کے ساتھ ذیل میں دی جاتی ہے۔

چاندی کے نصاب و زکوٰۃ کی مقدار

(۱) چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے جس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔دوسو درہم سے کم (چاندی) پر زکوٰۃ نہیں (خزانتہ الفقہ صفحہ ۲۲)

(۲) ہر دوسو درہم (چاندی) کی زکوۃ پانچ درہم ہے (قدوری باب زکوٰۃ الفضتہ صفحہ ۴۷)

(۳) دوسو درہم سے کم (چاندی) پر زکوٰۃ نہیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم پر زکوٰۃ نہیں جب کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔اور جب دوسو درہم (چاندی) پر ایک سال گزر جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ ہر دوسو درہم (چاندی) میں سے پانچ درہم زکوٰۃ لو (فتاوی قاضی خاں جلد اول فصل فی مال التجارۃ صفحہ ۲۲۸)

(۴) ہر دوسو درہم (چاندی) پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے (ہدایہ جلد اول باب زکوٰۃ المال فصل فی الفضتہ صفحہ ۳۳۳)

(۵) بخاری کے ہر دوسو درہم (چاندی) پر پانچ درہم (زکوٰۃ) واجب ہے۔(کنزالدقائق باب زکوٰۃ المال صفحہ ۶۲)

(۶) ہر دوسو درہم پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ چاندی کا نصاب ہے۔(جامع الوجیز عرف فتاوی بزازیہ جلد اولیٰ کتاب الزکوٰۃ فصل اول فی المقدمہ صفحہ ۹۳)

(۷) (چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے جب) دوسو درہم ہوں خواہ وہ سکہ کی شکل میں ہوں یا نہ ہوں۔پس دوسو درہم (چاندی) پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور پانچ اوقیہ سے کم پر زکوٰۃ نہیں ایک اوقیہ ان دنوں میں چالیس درہم کا تھا (رمزالحقائق قاضی عینی شرح کنزالدقائق صفحہ ۶۲)

(۸) اور چاندی (کا نصاب) دوسو درہم ہے۔(فتح القدیر جلد اول باب زکوٰۃ المال صفحہ ۳۳۳)

(۹) اور چاندی (کا نصاب) دو سو درہم ہے (تنویر الابصار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۱۰) ہر دو سو درہم (چاندی) پر پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے (در مختار جلد ثانی باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۱۱) ہر دو سو درہم (چاندی) پر پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے۔ (خلاصہ فتاوی عالمگیریہ جلد اول باب الثالث فی زکوٰۃ الذہب والفضہ صفحہ ۱۸۹)

(۱۲) چاندی کے لئے (زکوٰۃ کا نصاب) دو سو درہم ہے۔ (شرح وقایہ کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الاموال)

(۱۳) چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ (در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال)

سونے کے نصاب و زکوٰۃ کی مقدار

(۱) سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ جب بیس مثقال ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ نصف مثقال ہے (خزانتہ الفقہ صفحہ ۲۲)

(۲) بیس مثقال سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب بیس مثقال ہو جائیں اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے۔ (قدوری باب الزکوٰۃ الذہب صفحہ ۴۷)

(۳) ہر بیس مثقال سونے پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے خواہ وہ سکہ کی شکل میں ہوں یا نہ ہوں یا وہ زیور کی شکل میں ہوں یا نہ ہوں۔ مرد کے لئے ہوں یا عورتوں کے لئے۔ کڈی (خالص سونے) کی شکل میں ہوں یا سکہ کی (گلی ہوی) شکل میں ہوں (فتاوی قاضی خاں جلد اول فصل فی مال التجارہ صفحہ ۲۲۸)

(۴) سونے کے ہر بیس مثقال پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے (ہدایہ جلد اول باب زکوٰۃ المال فصل فی الفضہ صفحہ ۳۳۳)

(۵) بیس مثقال سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب بیس مثقال ہو جائیں تو نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے۔ اور مثقال یہ ہے کہ اس میں سات مثقال دس درہم کے برابر ہوتے ہیں جو مشہور ہے (ہدایہ جلد اول کتاب الزکوٰۃ فصل فی الذہب صفحہ ۳۳۶)

(٦) اور بیس دینار (سونے پر زکوٰۃ) ہے (کنزالدقائق باب زکوٰۃ المال صفحہ ٦٢)

(٧) بیس دینار سونے کا نصاب ہے (جس کی زکوٰۃ اس کا) چالیسواں حصہ ہے۔ پس بیس دینار پر نصف دینار (زکوٰۃ) ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بیس دینار سے کم (سونے) پر زکوٰۃ نہیں ہے اور بیس دینار (سونے) پر نصف دینار (زکوٰۃ) ہے (رمزالحقائق یعنی عینی شرح کنزالدقائق صفحہ ٦٢)

(٨) عمرو بن حزم کی حدیث کی "فصل الابل" میں گزر چکا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر چالیس دینار پر ایک دینار (زکوٰۃ) ہے اور اس حدیث شریف کے ثبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔ (فتح القدیر جلد اول کتاب الزکوٰۃ فصل فی الذہب صفحہ ٣٣٦)۔

(٩) مثقال دینار ہی ہوتا ہے (ردالمحتار جلد اول) یعنی مثقال اور دینار دونوں ہم وزن ہوتے ہیں۔

(١٠) سونے کا نصاب بیس مثقال ہے (تنویر الابصار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ٢٩)

(١١) ہر بیس مثقال سونے پر نصف مثقال (زکوٰۃ) ہے خواہ وہ سکہ ہو یا نہ ہو، زیور ہو یا نہ ہو، مرد کے ہوں یا عورت کے ہوں کڑی (خالص سونے) کی شکل میں ہو یا گلی ہوی حالت میں ہو (فتاوی عالمگیریہ جلد اولیٰ باب الثالث فی زکوٰۃ الذہب والفضہ والعروض الفصل الاول فی زکوٰۃ الذہب والفضہ صفحہ ١٨٩)

(١٢) بیس مثقال سے کم (سونے) پر زکوٰۃ نہیں ہے (رد مختار جلد دوم صفحہ ٢٩)

(١٣) سونے کے لیے بیس مثقال (زکوٰۃ کا نصاب) ہے (شرح وقایہ، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الاموال)

(١٤) سونے کا نصاب بیس مثقال ہے (در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال)

وزن سبعہ

یعنی چاندی کے نصاب (زکوٰۃ) میں دو سو درہم ایسے ہیں کہ جن کے ہر دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں اس کو "وزن سبعہ" کہتے ہیں

(١) درہم میں "وزن سبعہ کی تفسیر یہ ہے کہ اس میں سے ہر دس درہم سات مثقال کے

برابر ہیں (فتاویٰ قاضی خاں جلد اولیٰ فصل فی مال التجارہ صفحہ ۲۲۸)

(۲) درہم میں معتبر "وزن سبعہ" ہے اور وہ یہ کہ دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں۔ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دیوان (دفتر) میں بھی یہی اندازہ (پیمانہ) رہا اور یہی حکم قائم ہو گیا (ہدایہ جلد اول کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۳۳۴)

(۳) "وزن سبعہ" معتبر ہے وہ یہ کہ دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں (کنزالدقائق صفحہ ۶۲)

(۴) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں (تنویرالابصار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۵) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں (درمختار جلد دوم باب زکوٰۃ المال صفحہ ۲۹)

(۶) "وزن سبعہ" کا حساب یہ ہے کہ ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں فتاوی قاضی خان میں بھی اسی طرح ہے (فتاوی عالمگیریہ جلد اولیٰ باب ثالث فی زکوٰۃ الذہب والفضہ والعروض الفصل الاول فی زکوٰۃ الذہب والفضہ صفحہ ۱۹۰)

(۷) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں۔ جان لو کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں درہم مختلف وزن کے تھے۔ بعض دس درہم دس مثقال کے برابر تھے۔ بعض دس درہم چھ مثقال کے برابر تھے اور بعض دس درہم پانچ مثقال کے برابر تھے۔ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کے درہم کا ایک تہائی (1/3) لے کر ملایا تا کہ دین لین میں جھگڑا ور نمانہ ہو۔ دس مثقال والے درہم کا ایک تہائی حصہ (3 1/3) مثقال ہوئے چھ مثقال والے درہم کا ایک تہائی حصہ دو مثقال ہوئے اور پانچ مثقال والے درہم کا ایک تہائی حصہ (2/3 1) مثقال ہوئے اور ان تینوں کا مجموعہ (1/2 3+2+ 2/3 1) یعنی سات (۷) ہوا۔ اور اگر چاہو تو کل میزان اس طرح کر سکتے ہیں (۱۰+۶+۵) یعنی جملہ اکیس (۲۱) ہوئے جس کے ایک تہائی سات (۷) مثقال ہوتے ہیں اسی لئے دس درہم سات مثقال کے برابر قرار پائے اب یہ حساب ہر چیز میں جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ زکوٰۃ میں، چوری کے نصاب میں نیز مہر اور دیت کی مقدار میں بھی۔ (ردالمحتار جلد دوم باب زکوٰۃ المال

صفحہ نمبر۲۹)

(۸) "وزن سبعہ" معتبر ہے اس طرح کہ دس دراہم سات مثاقیل کے برابر ہیں (رمز الحقائق شرح کنزالدقائق المعروف عینی صفحہ ۶۲)

(۹) دس درہم سات مثقال کے برابر ہوئے اسی پر عمل باقی رہا اور لوگوں نے اسی پر اتفاق کیا (فتح القدیر جلد اول کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۲۳۵)

(۱۰) ہر دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں اس کو "وزن سبعہ" کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک مثقال کے دس حصوں میں سے سات حصوں کے برابر ایک درہم ہوتا ہے گویا ایک درہم (1/5 +1/2) یعنی (7/10) مثقال کے برابر ہے (شرح وقایہ کتاب الزکوٰۃ الاموال)

(۱۱) ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہیں (درمختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال)

مثقال، دینار اور درہم کا وزن

تفصیل بالا سے ظاہر ہے کہ چاندی اور سونے کی زکوٰۃ کے نصاب کی تحقیق درہم و مثقال کے وزن کی تحقیق پر موقوف ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) مثقال، دینار ہی ہوتا ہے (یعنی دونوں ہم وزن ہوتے ہیں)۔ (ردالمختار جلد اول)

(۲) مثاقیل جمع ہے مثقال کی اور وہ ایک دینار یا بیس قیراط کا ہوتا ہے۔ (دراہم جمع ہے درہم کی) اور ایک درہم چودہ قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط، پانچ جَو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

درہم کی تین اہم قسمیں ہیں:۔

(i) پہلی قسم کا ایک درہم، بیس قیراط کے مساوی یعنی ایک دینار کے برابر ہے۔

(ii) دوسری قسم کا ایک درہم، بارہ قیراط کے مساوی یعنی ایک دینار کے (3/5) حصہ کے برابر ہے۔

(iii) تیسری قسم کا ایک درہم، دس قیراط کے مساوی یعنی نصف دینار کے برابر ہے۔

اس حساب سے پہلی، دوسری اور تیسری قسم کے دس دس درہم کا وزن

علی الترتیب دس دینار، چھ دینار اور پانچ دینار کے وزن کے مساوی ہوا۔ لوگوں کے معاملات میں جب اختلاف ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کا ایک ایک درہم لیا اور انھیں آپس میں ملاکر اس کے تین مساوی حصے کیے (تاکہ تینوں کا اوسط وزن حاصل ہو)

تینوں قسم کے درہموں کا مجموعی وزن (۲۰+۱۲+۱۰) یعنی (۴۲) بیالیس قیراط ہوا جس کو تین سے تقسیم کرنے پر اوسط وزن (۱۴) قیراط حاصل ہوتا ہے (رمز الحقائق شرح کنزالدقائق المعروف عینی صفحہ ۶۲)

فقہا کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں درہم تین قسم کے تھے پہلی، دوسری اور تیسری قسم کے درہم کا وزن علی الترتیب دس مثقال، چھ مثقال اور پانچ مثقال کے برابر تھا۔ جب لین دین میں اختلاف ہوا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر قسم کا ایک ایک درہم لے کر جمع کیا (اور اوسط وزن حاصل کرنے کے لیے) اس کو تین مساوی حصوں میں تقسیم کیا تو ہر درہم چودہ قیراط کا قرار پایا اور دس درہم سات مثقال کے برابر ہوئے اسی پر عمل باقی رہا اور لوگوں نے اسی پر اتفاق کیا (فتح القدیر جلد اول کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۴۳۵)

قیراط کا وزن

مثقال اور درہم کا وزن قیراط کے وزن پر موقوف ہوا لہذا قیراط کا وزن تحقیق طلب ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک درہم چودہ قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے (شرح وقایہ کتاب الزکوٰۃ باب زکوۃ الاموال)

(۲) ایک دینار بیس قیراط کا اور ایک درہم ستر جو کا اور ایک مثقال ایک سو جو کا اور ایک دینار (3/7 – 1) درہم کا ہوتا ہے (در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوۃ المال)

(۳) ایک درہم چودہ قیراط کا ہوتا ہے اور علماء کا جم غفیر اور جمہور علماء نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے متقدین و متاخرین کی کتابیں اسی سے بھری ہوئی ہیں (شامی جلد اول)

(۴) ایک قیراط پانچ متوسط جو کا ہوتا ہے اور مثقال ایک سو جو کا ہوتا ہے (مجمع الانہر

جلد اول باب زکوٰۃ الذہب والفضہ)

نوٹ:۔ پتہ چلا کہ ایک قیراط کا وزن پانچ جَو کے دانوں کے وزن کے برابر ہوتا ہے لہذا اب جَو کے دانہ کی نوعیت لائق غور ہو گئی۔

جَو کے دانہ کی صفت

جَو کے دانہ کی صفت یہ بتائی گئی ہے کہ جَو کے کنارے دراز ہوں اور اس کا پوست چھیلا ہوا اور نکالا ہوا نہ ہو اور وہ جَو کوٹے ہوئے نہ ہوں بلکہ صحیح و سالم ہوں چنانچہ مجمع الانہر جلد اول باب زکوٰۃ الذہب والفضہ میں ہے "متوسط جَو ہو جس کا چھلکا نکالا نہ گیا ہو اور اس کو کوٹا نہ گیا ہو اور اس کے دونوں کنارے دراز ہوں"۔

حوالوں سے اخذ کردہ نتائج

مذکورہ بالا فقہی حوالوں سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں اور جو حقائق ثابت ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) زکوٰۃ کے لیے چاندی کے نصاب کی مقدار دو سو درہم ہے۔

(۲) چاندی کے نصاب دو سو درہم کی زکوٰۃ، اس کا چالیسواں حصہ یعنی پانچ درہم چاندی ہے۔

(۳) چالیس درہم کا ایک اوقیہ ہوتا ہے اس طرح چاندی کا نصاب دو سو درہم یعنی پانچ اوقیہ کے برابر ہے۔

(۴) چاندی کا وزن دو سو درہم یا پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(۵) چاندی کے مقررہ نصاب بالا پر زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ چاندی سکہ کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں ہو۔

(۶) زکوٰۃ کے لیے سونے کے نصاب کی مقدار بیس مثقال ہے۔

(۷) سونے کے نصاب بیس مثقال کی زکوٰۃ، اسکا چالیسواں حصہ یعنی نصف مثقال سونا ہے۔

(۸) سونے کا وزن بیس مثقال سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(۹) سونے کے مقررہ نصاب بالا پر زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ سونا سکہ کی شکل میں ہو،

زیور کی شکل میں ہو، کڈی (خالص سونے) کی شکل میں ہو یا گلی ہوئی حالت میں ہو، اور وہ سونا خواہ مرد کی ملکیت ہو یا عورت کی۔

(۱۰) دس درہم کا وزن سات مثقال کے وزن کے برابر معتبر ہے یہ "وزن سبعہ" کہلاتا ہے۔

(۱۱) دینار مثقال ہی ہوتا ہے یعنی دینار اور مثقال دونوں ہم وزن ہوتے ہیں۔

(۱۲) ایک مثقال یا ایک دینار کا وزن بیس قیراط کے وزن کے برابر ہے

(۱۳) ایک درہم کا وزن چودہ قیراط کے وزن کے برابر ہے۔

(۱۴) ایک قیراط کا وزن پانچ جَو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

(۱۵) جَو کا ہر دانہ ایسا متوسط ہو کہ اس کے کنارے دراز ہوں اور اس کا پوست چھیل کر نکالا نہ گیا ہو اور اس کو کوٹا نہ گیا ہو۔

(۱۶) ایک درہم کا وزن ستر جَو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

(۱۷) ایک مثقال یا ایک دینار کا وزن ایک سو جَو کے دانوں کے وزن کے برابر ہے۔

نوٹ:۔ درہم مثقال، دینار، اوقیہ اور قیراط وغیرہ وہ اوزان اور پیمانے ہیں جو دور نبوی میں رائج و نافذ تھے اور جن کا ذکر احادیث اور فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ مگر یہ سب اوزان آج کے موجودہ دور میں رائج نہیں ہیں۔ البتہ ۱۹۶۰ء سے قبل تک سیر، چھٹانک، تولے، ماشے، رتی کے انگریزی اوزان ہندوستان بھر میں رائج و نافذ تھے جبکہ ایک سیر کے سولہ چھٹانک اور ایک چھٹانک کے پانچ تولے اور ایک تولے کے بارہ ماشے اور ایک ماشے کے آٹھ رتی ہوتے تھے۔ علمائے کرام نے ان اوزان اور دور نبوی کے اوزان پر تحقیق کی اور جَو کے دانہ کی بنیاد پر ایک دوسرے کا معادل وزن معلوم کیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے

جو کا دانہ۔ گھنگچی۔ رتی کی تحقیق

علی العموم ہندوستان بھر میں اور بالیقین خصوصاً سلطنت حیدرآباد دکن میں چار جَو کے دانوں کی ایک رتی یا گھنگچی اور آٹھ رتی کا ایک ماشہ اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ رائج تھا۔ اسی تحقیق کے لحاظ سے فقیر سامحہ اللہ القدیر (یعنی فتوے ہذا کے مفتی

موصوف علیہ الرحمہ) نے متوسط چار جَو کے دانوں کو ان کے پوست کے ساتھ جن کے دونوں کنارے دراز تھے، حساس میزان (کانٹا) کے ایک پلڑے میں اور ایک رتی (یعنی گھنگچی) دوسرے پلڑے میں رکھ کر وزن کیا تو تول میں یہ متوسط چار جَو کے دانوں کا وزن کسی فرق یا کم و بیشی کے بغیر ایک رتی (گھنگچی) کے وزن کے مساوی مساوی واقع ہوا

حوالہء استدلال

عمدۃ الرعایہ میں مولوی محمد عبدالحی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بھی زکوٰۃ کے نصاب کی یہی تحقیق کی ہے اور کنزالحسنات فی ایتاء الزکوٰۃ میں بھی مولانا ملامبین رحمتہ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے جس کو مولوی محمد عبدالحی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے معتبر مانا ہے۔ چنانچہ عمدۃ الرعایہ مطبوعہ برحاشیہ شرح وقایہ مطبوعہ انوار محمدی جلد اول باب زکوٰۃ الاموال صفحہ ۲۸۵ پر موجود عبارت کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

"ہمارے ملک میں مشہور وزن تولجہ اور ماھجہ ہے تولجہ کو تولہ اور ماھجہ کو ماشہ کہا جاتا ہے۔ ایک تولہ بارہ ماشہ کا ہوتا ہے اور ایک ماشہ کے آٹھ حصے ہوتے ہیں جن میں کے ہر حصہ کو فارسی میں سرخ اور ہندی میں رتی (رائے مہملہ زبر کے ساتھ اور اس کے بعد تاء زیر و تشدید کے ساتھ) کہتے ہیں اور جس کا مشہور نام گھنگچی (کاف فارسی پیش کے ساتھ پھر ھا، نون و کاف فارسی سکون کے ساتھ پھر جیم فارسی زیر کے ساتھ) ہے" (رتی یا گھنگچی) چار جو کے دانوں کے برابر ہوتی ہے پس وزن میں ایک مثقال سو جو کے دانوں کے برابر یعنی پچیس سرخ (رتی) یا تین ماشہ ایک سرخ (رتی) کے برابر ہوا۔ چونکہ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اس لیے ایک مثقال کے وزن تین ماشہ ایک رتی کو بیس سے ضرب دینے پر سونے کا معادل نصاب پانچ تولے ڈھائی ماشہ حاصل ہوا۔

اسی طرح چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے اور چونکہ وزن میں ہر درہم چودہ قیراط یعنی ستر جو کے دانوں کے برابر ہوتا ہے اور اسی طرح وزن میں ایک درہم ساڑھے سترہ رتی یعنی ۲ ماشہ ڈیڑھ رتی کے برابر ہوتا ہے جس کو دو سو سے ضرب دینے پر

چاندی کا معادل نصاب چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشے حاصل ہوا۔

جامعہ نظامیہ کا فتویٰ

جامعہ نظامیہ حیدرآباد (آندھراپردیش) کے فتوے میں بھی سونے کا نصاب زکوٰۃ پانچ تولے ڈھائی ماشہ اور چاندی کا نصاب زکوٰۃ چھتیس تولے ساڑھے پانچ ماشہ دیا گیا ہے جو مذکورہ بالا تحقیق کے عین مطابق ہے۔

اعشاریائی نظام

یکم اپریل ۱۹۶۰ء سے حکومت ہند نے سیر، چھٹانک، تولہ ماشہ اور رتی پر مشتمل سابقہ نظام اوزان کو خیرباد کر کے اعشائیائی نظام کو اختیار کیا ہے جو حساب و کتاب میں نہایت آسان اور عوام کے لیے بے حد سہولت بخش ہے لہذا مختلف اوزان و پیمانہ جات کے ایک دوسرے میں تبادلہ سے متعلق مشہور کتاب "Malhotra.s Weights and Measures Calculator" کی مدد سے زکوٰۃ سے متعلقہ اوزان مذکورہ بالا اعشائیائی معادل اوزان میں تبدیل کیا گیا ہے اس میں ایک سیر کا وزن (0.9331) کیلو گرام اور ایک تولہ کا وزن (11.664) گرام دیا گیا ہے۔ لہذا

چاندی کی زکوٰۃ کا نصاب گرام میں

چاندی کی زکوٰۃ کا نصاب موجودہ اعشاریائی اوزان میں (425.240) گرام اور اس کا چالیسواں حصہ یعنی (10.631) گرام اس کی زکوٰۃ ہے۔

سونے کی زکوٰۃ کا نصاب گرام میں

اسی طرح سونے کی زکوٰۃ کا نصاب (60.749) گرام اور اس کا چالیسواں حصہ یعنی (1.519) گرام اس کی زکوٰۃ ہے۔

زکوٰۃ کے نصاب کے ہر پانچویں حصہ سے کم پر زکوٰۃ نہیں

شرعی مقررہ نصاب زکوٰۃ سے زیادہ سونا چاندی ہو تو اس کی زکوٰۃ کا حساب کرتے وقت اصل نصاب زکوٰۃ کے پانچویں حصہ کا لحاظ اہمیت کے قابل ہے کیونکہ اصل مقدار نصاب میں جس قدر اضافہ ہوتا جائے وہ جب تک نصاب کے پانچویں

چند منٹوں میں زکوٰۃ کا حساب لگانے کیلئے جدول

جدول برائے سونا

جدول نمبر (س۔۱)

اسکی زکوٰۃ گرام میں	اسکا وزن گرام میں	نصاب (ن) اور اسکا ۱ تا ۱۰ گنا
1.519	60.749	ن X ۱
3.037	121.497	ن X ۲
4.556	182.246	ن X ۳
6.075	242.994	ن X ۴
7.594	303.743	ن X ۵
9.112	364.491	ن X ۶
10.631	425.240	ن X ۷
12.150	485.989	ن X ۸
13.668	546.737	ن X ۹
15.187	607.486	ن X ۱۰

جدول نمبر (س۔۲)

اسکی زکوٰۃ گرامس میں	اس کا وزن گرامس میں	نصاب (ن) کا پانچواں حصہ
0.304	12.150	ن X 1/5
0.607	24.299	ن X 2/5
0.911	36.449	ن X 3/5
10215	48.599	ن X 4/5

جدول برائے چاندی

جدول نمبر (چ۔۱)

نصاب(ن) اور اسکا ۱ تا ۱۰ گنا	اسکا وزن گرام میں	اسکی زکوۃ گرام میں
ن x ۱	425.240	10.631
ن x ۲	850.480	21.262
ن x ۳	1275.721	31.893
ن x ۴	1700.961	42.524
ن x ۵	2126.201	53.155
ن x ۶	2551.441	63.786
ن x ۷	2976.681	74.417
ن x ۸	3401.921	85.048
ن x ۹	3827.162	95.676
ن x ۱۰	4252.402	106.310

جدول نمبر (چ۔۲)

نصاب(ن) کا پانچواں حصے	اسکا وزن گرامس میں	اسکی زکوۃ گرامس میں
ن x 1/5	85.048	2.126
ن x 2/5	170.096	4.252
ن x 3/5	255.144	6.379
ن x 4/5	340.192	8.505

حصہ کو نہ پہنچے اس اضافہ کی زکوۃ معاف ہے اور جب نصاب پر پورا پانچواں حصہ زیادہ ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے جو اصلی نصاب کی زکوۃ کے پانچویں حصہ کے برابر ہو گی۔ (ملاحظہ ہو کنز الحسنات فی ایتاء الزکاۃ صفحہ ۵)

مثال برائے سونا

سوال: 151.812 گرام سونے کی زکوۃ کتنی ہو گی ؟

جواب: (i)۔ جدول نمبر (س۔۱) میں یہ مقدار یعنی 151.812 '(نX۲) یعنی 121.497 کے فوراً بعد ہے جس کی زکوۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (3.037) گرامس۔

(ii)۔ اب باقی مقدار (121.497 - 151.812) یعنی (30.315) رہ گئی جو جدول نمبر (س۔۲) میں (ن 2/5X) یعنی (24.299) کے فوراً بعد ہے جس کی زکوۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (0.607) گرامس

لہٰذا اب (i) اور (ii) میں زکوۃ کی مقدار جمع کر لیجئے تو جملہ زکوۃ ہو گی (3.037+0.607) یعنی 3.644 گرامس سونا۔

مثال برائے سونا

سوال: 1946.081 گرامس چاندی کی زکوۃ کتنی ہو گی ؟

جواب: (i)۔ جدول نمبر (چ۔۱) میں یہ مقدار یعنی 1946.081 '(نX۴) یعنی (1700.961) کے فوراً بعد ہے جس کی زکوۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (42.524) گرامس۔

(ii)۔ اب باقی مقدار (1700.961 - 1946.081) یعنی (245.120) رہ گئی جو جدول نمبر (چ۔۲) میں (ن 2/5X) یعنی (170.096) کے فورا بعد ہے جس کی زکوۃ وہیں مقابل میں لکھی ہے (4.252)

لہٰذا اب (i) اور (ii) میں زکوۃ کی مقدار جمع کر لیجئے تو جملہ زکوۃ ہو گی (4.252 + 42.524) یعنی 46.776 گرامس چاندی۔

صدقہ فطر

تمام معتبر کتب فقہ میں صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع بتائی گئی ہے۔ صاع کا پیمانہ بھی آج باقی نہیں ہے اس لیے صاع کے وزن کے تعین میں بھی تحقیق ضروری ہے جو حسب ذیل ہے۔

صاع کا وزن مذہب حنفی میں عراقی صاع معتبر ہے اور شرح وقایہ میں نصف عراقی

صاع دو من کا بیان کیا گیا ہے۔ اور ایک من چالیس استار کا اور ایک استار ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہے لہذا ایک من کے ایک سو اسی (۱۸۰) مثقال ہوئے اور در مختار میں ایک صاع ایک ہزار چالیس (۱۰۴۰) درہم کا بتایا گیا ہے اس حساب سے نصف صاع کے پانچ سو بیس (۵۲۰) درہم ہوئے چنانچہ شرح وقایہ مطبوعہ انوار محمدی جلد اول باب صدقۃ الفطر صفحہ ۳۰۱ میں ہے "جانو کہ یہاں صاع سے عراقی صاع مراد ہے۔ دوسرا حجازی صاع ہے جو (5-1/3) رطل کا ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیہوں میں حجازی نصف صاع ہے اور ہمارے (حنفی مذہب کے) پاس عراقی نصف صاع ہے جو دو من کا ہوتا ہے اور ایک من چالیس استار کا ہے اور ایک استار ساڑھے چار مثقال کا ہے لہذا ایک من کے ایک سو اسی (180) مثقال ہوئے"۔

در مختار میں ہے کہ معتبر صاع وہ ہے جو ایک ہزار چالیس درہم کا ہے جو ماش یا مسور کے بارے میں ہے اور ہدایہ کے باب صدقہ فطر میں ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آٹھ عراقی رطل کا ایک صاع ہے اور وقایہ کے باب صدقہ فطر میں ہے کہ ایک صاع میں آٹھ رطل کی گنجائش ہوتی ہے جو مسور یا ماش کے بارے میں ہے۔

پچھلے صفحات میں نصاب زکوۃ کی تحقیق کے دوران یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ایک مثقال کا وزن تین ماشہ ایک رتی یا (3.037) گرام کے برابر ہے اور ایک درہم کا وزن دو ماشہ ڈیڑھ رتی یا (2.126) گرام کے برابر ہے اس لیے اس حساب سے

(ا) شرح وقایہ کے موافق نصف صاع کے دو من اور دو من کے تین سو ساٹھ مثقال اور تین سو ساٹھ مثقال کے ترانوے تولے نو ماشہ ہوئے جو (1.0935) کیلو گرام کے برابر ہے۔

(ب) در مختار کی روایت کے موافق ایک صاع میں دس سو چالیس (۱۰۴۰) درہم ہوتے ہیں لہذا نصف صاع کے پانچ سو بیس درہم ہوئے اور پانچ سو بیس درہم کے چورانوے (۹۴) تولے نو (۹) ماشہ چار (۴) رتی ہوئے جو (1.106) کیلو گرام کے برابر ہے۔

نوٹ:۔چونکہ ردمحتار کی جلد اول صفحہ ۸۰ پر سرخسی کی بسوط کا یہ حوالہ نقل ہے کہ "جس میں احتیاط ہو وہی قول عبادات میں واجب العمل ہے" لہٰذا یہاں درمختار کے قول پر عمل کرنے سے شرح وقایہ کے قول پر عمل ہو جاتا ہے۔

نظر برآں

صدقہ فطر میں نصف صاع گیہوں یعنی ایک کیلو (۱۰۶) گرام گیہوں دے دئے جائیں تو صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے البتہ وزن کرنے اور دین لین میں سہولت کی خاطر ایک کیلو (۲۵۰) گرام یعنی سوا کیلو گیہوں دے دئے جائیں تو مضائقہ نہیں کیونکہ اس طرح جو چند گرام گیہوں زیادہ ہوں گے وہ بھی صدقہ ہی شمار ہوگا جو بہر حال ثواب سے خالی نہیں۔

تحقیق کا خلاصہ

مذکورہ بالا تحقیق کی روشنی میں سونے اور چاندی کا نصاب و زکوۃ اور صدقہ فطر کی صحیح صحیح مقدار اعشاریائی نظام کے اوزان یعنی ملی گرام، گرام اور کیلو گرام میں حسب ذیل ہے۔

۱۔سونے کا صحیح نصاب،(60.749) گرام اور اس کی زکوٰۃ(1.519) گرام ہے۔

۲۔چاندی کا صحیح نصاب،(425.240) گرام اور اس کی زکوٰۃ(10.631) گرام ہے۔

۳۔صدقہ فطر کی صحیح مقدار (1.106) کیلو گرام یعنی ایک کیلو ایک سو چھ گرام گیہوں ہے

ضروری نوٹ:۔اس تحقیقی صراحت و وضاحت سے واقف ہو جانے کے باوجود سونے اور چاندی کے متذکرہ بالا نصاب کا مالک تام ہونے اور اس پر ایک سال گزر جانے پر واجب شدہ زکوٰۃ فوراً ادا کرنے کے بجائے آگے مزید کسی دوسری حد تک انتظار کرتے رہنا گویا جانتے بوجھتے ادائی میں تاخیر کرنے اور از روئے شریعت گنہگار بننے کے برابر ہے

مختلف اوزان کی تفصیل

شرعی اوزان :—

(5) جَو کے دانے = ایک قیراط
(14) قیراط = ایک درہم
(20) قیراط = ایک مثقال
ایک دینار = ایک مثقال

(4.5) مثقال = ایک استار
(40) استار = ایک من
(4) من = ایک صاع
(1040) درہم = ایک صاع

ایک درہم = ($\frac{7}{10}$) مثقال یا دینار
ایک مثقال یا ایک دینار = ($1\frac{3}{7}$) درہم

انگریزی اوزان

(4) جَو کے دانے = ایک رتی
(8) رتی = ایک ماشہ
(12) ماشہ = ایک تولہ
(80) تولے = ایک سیر

فرانسیسی اوزان

(1000) ملی گرام = ایک گرام
(1000) گرام = ایک کیلوگرام

معادل فرانسیسی اوزان (زیادہ سے زیادہ اعشاریہ کے سات (7) مقامات تک)

ایک جو = 0.0303743 گرام
ایک قیراط = 0.1518717 گرام
ایک درہم = 2.1262010 گرام
ایک مثقال یا ایک دینار = 3.0374300 گرام
ایک اوقیہ = 85.0480400 گرام
ایک رتی = 0.1214974 گرام
ایک ماشہ = 0.9719791 گرام
ایک تولہ = 11.6637500 گرام

ایک عراقی صاع = 2 کیلو 211 گرام
ایک من = 552.78716 گرام
ایک استار = 13.81968 گرام
ایک عراقی رطل = 276.39358 گرام

" جدول کے ذریعہ سونے چاندی کا نصاب، زکوٰۃ اور مقدار صدقۂ فطر ایک نظر میں "

نشان سلسلہ	ابواب	شرعی اوزان	انگریزی اوزان	فرانسیسی اوزان
۱	چاندی کا نصاب	(۲۰۰) درہم	(۳۶) تولہ (۵½) ماشہ	425.2402 گرام
۲	چاندی کے نصاب کی زکوٰۃ	(۵) درہم	(۱۰) ماشہ (۷½) رتی	10.631005 گرام
۳	چاندی کے نصاب کا پانچواں حصہ	(۴۰) درہم	(۷) تولہ (۳½) ماشہ (۴) رتی	85.04804 گرام
۴	چاندی کے نصاب کے پانچویں حصہ کی زکوٰۃ	(۲) درہم	(۲) ماشہ ایک رتی (۲) جو	2.126201 گرام
۵	سونے کا نصاب	(۲۰) مثقال	(۵) تولہ (۲½) ماشہ	60.7486 گرام
۶	سونے کے نصاب کی زکوٰۃ	(½) مثقال	ایک ماشہ (۴½) رتی	1.518715 گرام
۷	سونے کے نصاب کا پانچواں حصہ	(۴) مثقال	ایک تولہ (۴) رتی	12.14972 گرام
۸	سونے کے نصاب کے پانچویں حصہ کی زکوٰۃ	(۱/۱۰) مثقال	(۲) رتی (۲) جو	0.303743 گرام
۹	وزن سبعہ کی بنیاد	(۱۰) درہم یا (۷) مثقال	ایک تولہ (۹ ۱/۵) ماشہ	21.26201 گرام
۱۰	صدقۂ فطر کی مقدار	½ صاع (۵۲۰) درہم	(۹۴) تولہ (۹) ماشہ (۴) رتی	1.1056245 کیلوگرام

زکوٰۃ کے ضروری مسائل

زکوٰۃ کے احکام:۔

زکوٰۃ ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت کا منکر کافر ہے زکوٰۃ کا ادا نہ کرنے والا فاسق، ادائی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور زکوٰۃ ادا کرنے سے روکنے والا قتل کا مستحق ہے۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) نصاب کا پورا ہونا (نصاب سے مراد مال کی وہ مقررہ مقدار ہے جس پر شریعت میں زکوٰۃ لازم آتی ہے اگر نصاب میں ذرہ برابر بھی کمی ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔) (۶) ملک تام ہونا یعنی ملک اور قبضہ دونوں جمع ہوں۔ (۷) مال کا حاجت اصلی سے زاید ہونا۔ اس طرح رہائش کے مکانات پر، پہننے کے کپڑوں پر، خانہ داری کے سامان پر، اہل و عیال کے غلے اور کھانے پینے کی چیزوں پر، ان کتابوں پر جو تجارت کے لیے نہ ہوں، استعمال کے ہتھیاروں پر، سواری کے جانوروں اور چاندی و سونے کے سوا دیگر تمام آرائشی برتنوں پر زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ ان سب اشیاء سے حاجت اصلی متعلق ہے۔

(۸)۔ قرضدار نہ ہونا:۔

(ا) اگر نصاب کا مالک تو ہے لیکن اس قدر قرضدار ہے کہ قرض کے ادا کرنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

(ب) زوجہ کا مہر بھی قرض میں داخل ہے لیکن مہر موجل جو کہ قابل مطالبہ نہیں یعنی عام طور پر موت یا طلاق سے پہلے جس کا مطالبہ نہیں ہوتا ایسے مہر کے ہوتے ہوئے شوہر سے زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی بلکہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔

(۹) نصاب کا نامی ہونا:۔ نامی سے مراد بڑھنے والا ہونا خواہ توالد و تناسل یا تجارت کے ذریعہ بڑھے یا تقدیراً بڑھے۔

(۱۰) مال پر کامل ایک سال گزر جانا:۔

اگر سال کے شروع و آخر میں نصاب تو کامل رہا اور درمیان سال کم ہو گیا تو اس کمی کا اعتبار نہیں بلکہ زکوٰۃ برابر واجب ہو گی۔

زکوٰۃ کے صحیح ادا ہونے کی شرطیں

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا (۵) جس شخص کو زکوٰۃ دی جائے اس کو زکوٰۃ کا مالک و قابض بنا دینا (۶) زکوٰۃ کا مال ایسے شخص کو دینا جو اس کا مستحق ہو۔

زکوٰۃ کے مستحق اشخاص کون ہیں

جن اشخاص کو زکوٰۃ کا مال دینے کا حکم ہے وہ سات (۷) ہیں۔ (۱) فقیر = وہ شخص جس کے پاس کچھ مال و اسباب ہو لیکن بقدر نصاب نہ ہو۔ یا بقدر نصاب ہو مگر نامی یعنی بڑھنے والا نہ ہو یا حاجت اصلی سے زاید نہ ہو۔ (۲) مسکین = وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو حتیٰ کہ ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہ ہو۔ (۳) عامل = وہ شخص جو حاکم اسلام کی طرف سے زکوٰۃ کا مال حاصل کرنے کے لیے مقرر ہو۔ (۴) مکاتیب = وہ غلام جو مال کی ایک معینہ مقدار ادا کر دینے پر آزاد ہو جانے والا ہو۔ (۵) قرضدار = وہ شخص جس پر اتنا قرض ہو کہ اس کی ادائی کے بعد نصاب کا مالک نہ رہے۔ (۶) فی سبیل اللہ = وہ شخص جو فقر کے باعث غازیوں کے لشکر سے جدا ہو یا حجاج کے قافلہ سے راستہ میں رہ گیا ہو۔ (۷) مسافر = وہ شخص جو وطن سے باہر ہو اور زادِ راہ نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ گھر میں مال موجود ہو۔

زکوٰۃ کی ادائی صحیح نہیں ہونے کی صورتیں

(۱) مسجد، پل، آبدار خانہ، سڑک، ہاسپٹل، تالاب یا نہر و کنواں کی تعمیر و ترمیم یا میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے لیے زکوٰۃ دی جائے تو صحیح نہ ہو گی کیونکہ کسی کو زکوٰۃ کا مالک و قابض بنانے کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ کے مال سے میت کا قرض ادا کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

(۲) اپنے اصول یعنی ماں، باپ دادا، دادی، نانا، نانی، (اخیر سلسلہ تک) کو زکوٰۃ دی جائے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔

(۳) اسی طرح اپنے فروع یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی (اخیر سلسلہ تک) کو زکوٰۃ دیں تو زکوۃ نہیں ہوگی۔

(۴) زوجین ایک دوسرے کو یعنی شوہر اپنی زوجہ کو یا زوجہ اپنے شوہر کو زکوٰۃ دیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

نوٹ:۔

اصول و فروع اور زوجین کے سوا، عزیزوں اور قرابت داروں کو مال زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

(۵) غنی یعنی ایسے مالدار شخص کو زکوۃ دی جائے جو خود نصاب کا مالک ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(۶) بنی ہاشم یعنی آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل، آل حارث بن عبد المطلب کو بھی زکوٰۃ کا مال نہ دینے کا حکم ہے۔ کیونکہ زکوۃ صدقہ ہے جو ان سب کے شایان شان نہیں۔

(۷) کسی کافر کو مال زکوٰۃ دیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

نوٹ:۔

زکوٰۃ کی ادائی میں ترتیب ذیل کا لحاظ رکھنا افضل ہے۔ یعنی پہلے اپنے محتاج بھائی بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو، پھر چچا اور پھوپھی کو، پھر ان کی اولاد کو، پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر ذوی الارحام قرابت داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے ہی شہر یا گاؤں میں رہنے والوں کو پھر ان میں بھی معذور، اندھے، لنگڑے، اپاہج جو کما نہیں سکتے قابل ترجیح ہیں۔

زکوٰۃ کس مال پر واجب ہے

(۱) زکوٰۃ تین قسم کے مال پر واجب ہے۔ نقدی سونا چاندی پر۔ تجارت کے مال پر اور سائمہ جانوروں پر۔

(۲) چاندی سونے کی ہر چیز پر مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ کسی حالت یا کسی شکل میں ہو یعنی بصورت اشرفی، زیور، برتن وغیرہ۔

(۳) ہر قسم کے تجارتی سامان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ تجارت کے مال کا نصاب اس کی قیمت کے اعتبار سے ہوگا یعنی اس کی قیمت چاندی اور سونے کے نصاب کو پہنچتی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

(۴) سائمہ جانور یعنی ایسے جانور جو سال کے اکثر حصے میں جنگل میں چر کر بسر کرتے ہیں اور جو دودھ کی غرض سے یا نسل کی زیادتی یا فربہ ہونے کے لیے رکھے گئے ہوں تو ان جانوروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جو جانور نصف سال جنگل میں چرتے ہیں اور نصف سال گھر میں جنہیں گھانس منگوا کر کھلائی جاتی ہو تو وہ سائمہ جانور نہیں کہلائیں گے۔

(۵) سائمہ جانوروں میں صرف تین قسم کے یعنی اونٹ، گائے یا بھینس اور بکری پر زکوٰۃ واجب ہے ان کے سوا دوسرے جانوروں پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ دوسرے جانور اگر تجارت کی نیت سے رکھے گئے ہوں تو ان پر تجارت کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سائمہ جانوروں کا نصاب زکوٰۃ

زکوٰۃ کے جانوروں میں (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بھینس (۴) بکری (۵) بھیڑ اور (۶) دنبہ شامل ہیں۔ خواہ وہ نر ہوں یا مادہ۔

نوٹ:۔ اونٹ بقدر نصاب یہاں نہیں پائے جاتے اس لیے ان کے مسائل لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔

گائے کی زکوٰۃ:۔

تیس گایوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ تیس سے انتالیس گایوں تک ہوں تو سال بھر کا ایک بچھڑا یا بچھڑی زکوٰۃ ہوگی اسی طرح چالیس سے انسٹھ گایوں تک ہوں تو دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکوٰۃ ہوگی۔ ساٹھ گائیں ہوں تو ایک سال کے دو بچے زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد ہر تیس گائے میں ایک سال بھر کا بچہ اور ہر چالیس میں دو سال کا بچہ زکوٰۃ ہے۔

مثلاً ستر (۷۰) گائیں ہوں تو ایک سال بھر کا بچہ اور ایک دو سال کا بچہ اور اسی طرح (۸۰) گائیں ہوں تو دو سال کے دو بچے وعلی ہذا القیاس زکوٰۃ ہوگی۔

گائے اور بھینس کا ایک ہی حکم ہے اگر کچھ گائیں ہوں اور کچھ بھینس تو

دونوں کو ملاکر زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور جس کی تعداد زیادہ ہوگی اس کا بچہ دیا جائے گا

بکریوں کی زکوٰۃ:۔

چالیس سے کم بکریوں پر زکوٰۃ نہیں اور چالیس سے ایک سو بیس (۱۲۰) بکریوں تک ہوں تو ایک بکری اور ایک سو اکیس (۱۲۱) سے (۲۰۰) دو سو بکریوں تک دو بکری اور دو سو ایک (۲۰۱) سے تین سو ننانوے (۳۹۹) بکریوں تک تین بکری اور چار سو (۴۰۰) بکریوں میں چار (۴) بکری پھر ہر سو (۱۰۰) میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

نوٹ:۔

(۱) دو نصابوں کے درمیان جو جانور ہوں ان پر زکوٰۃ معاف ہے زکوٰۃ میں بکری یا بکرا دونوں دے سکتے ہیں مگر سال بھر سے کم عمر والے نہ ہوں۔

(۲) بھیڑ اور دنبہ کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو بکری کا ہے اگر بکری سے نصاب پورا نہ ہو اور بھیڑ یا دنبہ ملانے سے پورا ہوجائے تو زکوٰۃ واجب ہوجائے گی۔

(۳) بکری کے ساتھ گائے یا گائے کے ساتھ بکری ملاکر نصاب پورا نہیں کیا جائے گا۔

(۴) ان جانوروں کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہے جب کہ سال کا زیادہ حصہ جنگل میں چر کر گزارتے ہوں اور ان سے مقصود دودھ لینا، بچے لینا یا فربہ کرنا ہو۔

(۵) اگر گھاس لاکر گھر میں کھلائی جاتی ہو یا ان سے مقصود بوجھ لادنا، ہل چلانا یا سواری کرنا ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

(۶) مذکورہ بالا چھ جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ ہاں البتہ اگر تجارت کی غرض سے کوئی دوسرے جانور بھی ہوں تو ان کی قیمت لگا کر چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۷) زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جانوروں کے نصاب کا مالک ہوئے ایک سال گزر گیا ہو اور شروع سال سے گائے بھینس دو سال کی اور بکری وغیرہ ایک سال کی ہو۔

کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

ہر قسم کے غلے پر، ہر قسم کے میوے پر، ہر قسم کی ترکاری پر اور اسی طرح ہر اس پیداوار پر جس سے زمین کی منفعت حاصل کرنا مقصود ہو (مثلاً روئی، گنا، السی، پھول وغیرہ) زکوٰۃ واجب ہے۔

اگر کھیت یا باغ بارش یا نہر، نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے تو جملہ پیداوار کا دسواں حصہ زکوٰۃ دینا واجب ہے جس کو "عشر" کہتے ہیں۔

اور اگر موٹ یا ڈول وغیرہ جیسے ذرائع سے کاشت کی گئی ہو تو کل پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی جو "نصف عشر" ہے۔

اگر دونوں قسم کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہو تو جو پیداوار کی قسم زیادہ ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

نوٹ: (۱) جن چیزوں کی پیداوار کے لئے زمین کی منفعت حاصل کرنا مقصود نہیں جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اگر زمین کو خاص طور پر لکڑی اور گھاس کے لگنے کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہو تو پھر اس پر کی پیداوار کا دسواں حصہ زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ جس کو "عشر" کہتے ہیں۔

(۲) زراعتی پیداوار میں سال بھر کا گزرنا مشروط نہیں۔ زکوٰۃ کل پیداوار پر ہے خواہ کم ہو یا زیادہ، سال میں ایک بار ہو کئی بار۔

(۳) کھیتی باڑی کے تمام مصارف مالک کے ذمہ ہوں گے زکوٰۃ میں سے وضع نہیں کئے جائیں گے۔

(۴) حکومت کو جو مالگزاری دی جاتی ہے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی بلکہ وہ مالک پر واجب ہے۔

(۵) عشر واجب ہونے کے لئے عاقل یا بالغ ہونا شرط نہیں۔ لہذا پاگل یا نابالغ کی زمین میں جو کچھ پیدا ہوگا اس میں بھی عشر واجب ہے۔

(٦) مکان اور مقبرہ میں جو پیداوار ہو اس میں عشر نہیں۔

(۷) جو زمین کھیتی کے لئے نقدی پر دی جائے اس کی زکوٰۃ کاشتکار پر ہے۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

(۱) اپنے ہی شہر میں زکوٰۃ کی تقسیم افضل ہے۔ بے ضرورت دوسرے شہر کو زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے ہاں اگر دوسرے شہر کے لوگ زیادہ حاجت مند ہوں یا اپنے رشتہ دار ہوں تو وہاں بھیجنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۲) احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والا اگر کئی گنا ثواب چاہے تو حسب ذیل پانچ خصوصیات کے حامل مستحقین کو تلاش کرے۔ (۱) متقی پرہیزگار۔ (۲) طالب علم دین۔ (۳) سفید پوش تنگ دست۔ (۴) بیمار عیال دار۔ (۵) قرابت دار

(۳) چاندی اور سونے سے بھی قیمتی دھات مثلاً پلاٹینم وغیرہ یا ہیرے جواہرات ملک میں ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ ہاں البتہ یہ چیزیں تجارت کی غرض سے ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

(۴) تجارت کے مال کی قیمت اگر سونے یا چاندی کے نصاب کو پہونچ جائے تو اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔

(۵) ہر قسم کے سامان تجارت، ہیرے جواہرات، پارچہ، برتن مکانات، کتابیں، پیٹرول، پولٹری وغیرہ اس کے مالک کے پاس ایک سال تک قبضہ میں رہیں اور اس کی قیمت چاندی یا سونے کے نصاب تک پہنچتی ہو تو جملہ مالیت کے لحاظ سے اس پر زکوٰاۃ واجب ہے۔

(۶) مال تجارت کی کم قیمت سے نصاب پورا نہیں ہوا لیکن مال کے گراں ہوجانے کے باعث اس کی قیمت بقدر نصاب ہو گئی تو قیمت بڑھنے کے وقت سے سال کی ابتداء کا حساب ہوگا اور اس کی زکوٰۃ یا تو بصورت نقدی ادا کی جائے گی یا پھر مقدار زکوٰۃ کے برابر سامان تجارت ہی سے زکوٰۃ ادا ہوگی۔

(۷) مرغیاں اور دیگر جانور محض شوق کے خاطر پالے جائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر یہ جانور تجارت کی غرض سے ہوں مثلاً انڈوں یا گوشت کے لئے پولٹری فارم یا ڈائری فارم کے جانور اور کبوتر اور چھوٹے خوبصورت پرندے وغیرہ

خرید و فروخت کے لئے اگر رکھے جائیں تو پھر تجارت کے لئے ان جانوروں اور پرندوں پر مال تجارت کے حساب سے ان کی قیمت متعین کر کے ان کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

(۸) پیسوں اور نوٹوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ ان کی مجموعی قیمت سونا یا چاندی میں سے کسی کے نصاب کو پہنچ جائے۔

(۹) زکوٰۃ کی مقدار، مال کی ہی جنس میں یا پھر کسی دوسری جنس میں بھی دے سکتے ہیں۔ مثلاً روپیہ کی جگہ غلہ یا کپڑا وغیرہ دیں تو بھی جائز ہے مگر اس کی قیمت بازار کے نرخ پر لگائیں۔

(۱۰) سرکاری یا خانگی ملازمین کی تنخواہوں میں سے ماہانہ وضع کیا جانے والا پراویڈنٹ فنڈ چونکہ ایسا روپیہ ہے جس پر مالک کا تصرف نہیں ہوتا اس لئے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں جس وقت روپیہ مل جائے تو اس سال کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔

(۱۱) مضاربت کی صورت میں جو اپنا روپیہ بطور سرمایہ لگاتا ہے وہی زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار رہے گا۔

(۱۲) اگر کسی کے پاس تھوڑی چاندی اور تھوڑا سونا ہو اور دونوں میں سے علیحدہ علیحدہ کسی ایک کا بھی نصاب پورا نہیں ہوتا تو دونوں کو ملالیں یعنی دونوں میں سے کسی ایک بھی قیمت فرض کرلی جانے سے اگر نصاب پورا ہوجاتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

(۱۳) چاندی اور سونے کے نصاب کا پانچواں حصہ کتاب ہذا ہی میں قبل ازیں علیحدہ اور جدول میں بھی دیا گیا ہے۔ جس طرح نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں اسی طرح نصاب پر زائد وزن کی صورت میں نصاب کے پانچواں حصہ کا لحاظ ہوگا یعنی نصاب کے علاوہ یہ زائد وزن اگر نصاب کا (۱/۵) حصہ (۲/۵) حصہ (۳/۵) حصہ (۴/۵) حصہ یا پھر پورے نصاب کے برابر ہو تو تب ہی زائد وزن کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر ان حدود کے درمیان وزن زائد پایا جائے تو اس کی زکوٰۃ معاف ہے۔

(۱۴) یہ خیال صحیح نہیں کہ زکوٰۃ صرف رمضان میں ہی واجب ہوتی ہے بلکہ قمری سال کے حساب سے مالک ہونے کے وقت سے جب بھی پورا ایک سال گزر

جائے تو زکوٰۃ واجب ہوجائے گی جس کے بعد ادائی میں کوئی دیر کرے گا تو گنہگار ٹھیرے گا۔ رمضان میں عموماً زکوٰۃ اس لئے ادا کی جاتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں ہر فرض عبادت کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے اصل مستحق ادارے نہیں بلکہ افراد ہیں

کسی قابل اعتماد ادارہ کو وکیل بناتے ہوئے برضاء ورغبت زکواۃ کا مال دینا شرعاً ممنوع نہیں لیکن عموماً یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ ادارے صحیح مستحقین کو زکوٰۃ پہونچائیں گے بھی یا نہیں۔ اس لئے فی زمانہ خصوصاً جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو تو وہاں کسی ادارے کو زکوٰۃ دینے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ مستحق افراد کو راست طور پر خود زکوٰۃ ادا کریں۔

مسائل صدقہ فطر

(۱) ہر مالک نصاب مسلمان پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی جانب سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اگر نابالغ اولاد کا اپنا مال ہو تو اس مال سے ادا کیا جائے۔

(۲) صدقہ فطر کی تحقیقی مقدار کتاب ہذا میں دی گئی ہے اس کے ہم وزن گیہوں یا اس کے دوگنے وزن میں جو یا پھر اسی قدر غلہ کی قیمت دینا جائز ہے۔

(۳) صدقہ فطر عید کے دن نماز عید سے قبل ادا کرنا مستحب ہے نماز عید کے بعد بھی ادا کریں تو جائز ہے۔

(۴) صدقہ فطر کی ادائی کا وقت تمام عمر ہے اور جب تک ادا نہ کرے برابر واجب الادا رہے گا ساقط نہ ہوگا۔

(۵) صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے۔

(۶) جو لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہیں ان ہی لوگوں کو صدقہ فطر بھی دیا جائے۔ جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے انھیں صدقہ فطر بھی نہیں دیا جاسکتا۔

(۷) ایک شخص کا صدقہ فطر ایک مسکین کو یا کئی مسکینوں کو دینا جائز ہے۔ اس طرح ایک ہی مسکین کو کئی اشخاص کا صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★